نعت

◎

وہ فخر و انبساط و رعونت نہیں رہی
پہلی سی اپنی اب وہ طبیعت نہیں رہی

دیکھا جو میں نے اپنے گریباں میں جھانک کر
مجھ کو کسی بھی شخص سے نفرت نہیں رہی

جب سے تمہارا پیار مرے دل میں بس گیا
دل کو کسی سے پیار کی حسرت نہیں رہی

بے شک رہا ہوں میں تو مصیبت میں مبتلا
تیرا لیا جو نام مصیبت نہیں رہی

کیسے ترے کرم کا وہ اندازہ کرسکے
جس کو تری نگاہ سے نسبت نہیں رہی

بخشا خدائے پاک نے جب تجھ سا رہنما
دنیا کو پھر کسی کی ضرورت نہیں رہی

کاشف کو تیرے در کی گدائی جو مل گئی
نظروں میں اسکے شاہوں کی قیمت نہیں رہی

سید کاشف گیلانی

◎

◎

جو خاص تجھی کو تھے دیے ربّ عُلا نے
تقسیم کیے تونے وہ رحمت کے خزانے

صد شکر کہ اک تیری شفاعت کے سبب سے
بخشے گئے ہم جیسے گنہگار پرانے

کیا کم ہے کہ امت ہیں رسول عربی کی
درکار ہیں رحمت کو تو بخشش کے بہانے

جو مانے تجھے ان کی سعادت ابدی ہے
محرومِ ازل ہیں وہی جو لوگ نہ مانے

ہے تیری محبت سببِ فوزِ دوعالم
ہیں اصل میں ہشیار جو ہیں تیرے دیوانے

میدان رسالت کا تری، وسعتِ اِمکاں
عالم ہیں سبھی تیرے، سبھی تیرے زمانے

ہے نعت مجھے تیری حضوری کا وسیلہ
اعزاز یہ بخشا ہے مجھے تیری ثنا نے

ڈاکٹر پروفیسر عابد صدیق (بہاولپور)

◎